68854 ـ کیا ٹھنڈك حاصل کرنے کے لیے غسل کرنے والے پر بھی وضوء کرنا لازم ہے ؟

سوال

اگر مسلمان عام غسل کرے اور وضوء نہ کرے تو کیا وہ اسی طرح نماز ادا کر سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے پیروی کرتے ہوئے غسل سے قبل وضوء کرنا مستحب ہے.

اگر غسل حدث اکبر مثلا جنابت یا حیض اور نفاس سے کیا جائے اور غسل کرنے والا شخص کلی اور ناك میں پانی چڑھانے کے بعد پورے جسم پر پانی بہاتا ہے تو یہ وضوء کے لیے کافی ہو گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضوء نہیں کیا کرتے تھے.

اس کی تفصیل آپ کو سوال نمبر (5032) کے جواب میں ملے گی آپ اس کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر ٹھنڈك کے حصول اور گرمی اور میل کچیل دور کرنے کے لیے غسل کیا جائے تو یہ غسل وضوء کے لیے کافی نہیں ہوگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا غسل جنابت وضوء سے کفائت کر جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر انسان جنبی ہو اور غسل کرے تو یہ غسل وضوء کے لیے کفائت کر جائےگا، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت اختیار کرو .

اور غسل کے بعد اسے دوبارہ وضوء کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر نواقض وضوء میں سے کوئی چیز حاصل ہو اور

غسل کے بعد وضوء ٹوٹ گیا تو اسے دوبارہ وضوء کرنا ہوگا، لیکن اگر وضوء نہیں ٹوٹا تو جنابت کا غسل ہی وضوء سے کفائت کر ےگا، چاہے اس نے غسل سے قبل وضوء کیا ہو یا نہ کیا ہو، لیکن کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا خیال رکھنا ہوگا، کیونکہ وضوء اور غسل میں کلی کرنا ضروری ہے" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (180).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

کیا غیر مشروع غسل وضوء کے لیے کفائت کر جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" غیر مشروع غسل وضوء کے لیے کفائت نہیں کرتا، کیونکہ یہ عبادت نہین " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (181).

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

کیا نہانا وضوء سے کفائت کر جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر تو جنابت کی بنا پر نہایا جائے تو یہ وضوء سے کفائت کرےگا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت اختیار کرو .

چنانچہ اگر انسان جنبی ہو اور کسی تالاب یا نہر وغیرہ میں غوطہ لگائے اور اس سے جنابت ختم کرنے کی نیت کرتے ہوئے کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے تو اس سے حدث اصغر اور اکبر دونوں ہی دور ہو جائینگے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جنابت کے وقت ہم پر طہارت اختیار کرنی واجب کی ہے، یعنی ہم غسل کرتے ہوئے پورے جسم پر پانی ڈالیں.

اگرچہ جنابت کا غسل کرنے والے کے لیے پہلے وضوء کرنا افضل اور بہتر ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شرمگاہ دھونے کے بعد دونوں ہاتھ دھوتے اور پھر نماز کی طرح وضوء فرماتے، پھر اس کے بعد سر پر پانی بہاتے، اور جب جب یہ گمان ہو جاتا کہ ان کی جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین بار پانی بہاتے اور پھر باقی سارا جسم دھوتے تھے.

لیکن اگر صفائی یا ٹھنڈك کے حصول کے لیے نہایا جائے تو یہ وضوء سے کفائت نہیں کرےگا؛ کیونکہ یہ عبادت میں شامل نہیں، بلکہ یہ عادی اور عام معاملات میں شامل ہوتا ہے، اگرچہ شریعت اسلامیہ نے صفائی اور نظافت کا حکم دیا ہے، لیکن یہ اس طرح نہیں، بلکہ مطلقا صفائی ہے جو کسی بھی چیز میں صفائی حاصل ہو.

بہر حال اگر تو ٹھنڈك یا صفائی کے حصول کے لیے نہایا جائے تو یہ وضوء کے لیے کافی نہیں " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (182).

واللہ اعلم .